آیاتِ محکمات و متشابہات

حقیقت کیا ھے

تحقیق :
الفقیہ الحکیم السید محمد احسن زیدی مجتہد، (ڈاکٹر آف ریلیجنز اینڈ سائنس)

www.insaaniat.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیاتِ محکمات و متشابہات

مسلمانوں کے تمام مکاتیب فکر نے متفقہ طور پر یہ سمجھا ہے کہ قرآن میں دو قسم کی آیات ہیں۔

1-محکمات **2-متشابہات**

محکمات:- محکمات کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ایسی آیات ہیں کہ ان میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ صاف صاف اور واضح طور پر سمجھ میں آتا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ محکم آیات کی تعداد 400 یا 500 ہے بعض نے اس سے بھی کم تعداد بتائی ہے۔ یعنی اگر قرآن میں کل 6666 آیات ہیں تو لامحالہ ان میں 6166 آیتیں متشابہات ہیں۔

متشابہات:- متشابہات کے بارے میں سو فیصد شیعہ، سنی علماء نے یہ سمجھا ہے کہ قرآن کی آیت کی ایک خاص قسم ہے اور یہ کہ متشابہ آیات میں جو کچھ بیان ہوا ہے۔ وہ (1) گول گول (2) مشکوک ومشتبہ (3) مبہم (4) ناقابلِ فہم (5) مافوق الفطرت بیانات ہیں۔ یہ وہ پانچ الفاظ ہیں جو مترجمین ومفسرین نے قرآن کی متشابہ آیات کے معنی بیان کرنے میں استعمال کئے ہیں۔

اس آیت (3/7 آل عمران) میں اللہ تعالیٰ نے زیر بحث قوم کی اس اسکیم کی وضاحت کی تھی جو اُس قوم کے ماہرین وسیاسیات ومذہبیات نے قرآن فہمی کے لئے اپنی قوم کو دی تھی۔ چنانچہ پہلے ہم وہ آیت لکھتے ہیں جس میں لفظ متشابہات آیا ہے اور جس آیت کو دیکھ کر مومنین کو فریب دیا جاتا ہے۔ اور جسے سمجھنے اور سمجھانے میں تمام علماء نے متفقہ طور پر ایسی غلطی کی ہے کہ اگر وہ غلطی کسی چوتھی جماعت کے عربی کے طالب علم سے ہوگئی ہوتی تو وہ بھی بہت شرمندہ ہوتا۔

ہم اس آیت کے جملوں کو نمبر دے کر لکھتے ہیں تاکہ ترجمہ سمجھنے میں سہولت ہو۔

(1) هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ

(2) فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ

(3) فَیَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَهَ مِنْهُ

(4) ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ

(5) وَمَایَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ.....الخ (آل عمرانؑ 7 /3)

ترجمہ مولانا فرمان علی (مرحوم)

(1) (اے رسولؐ) وہی وہ (خدا) ہے۔ جس نے تم پر کتاب نازل کی اس میں کی بعض آیتیں تو محکم (بہت صریح) ہیں۔ وہی (عمل کرنے کیلئے) اصل (و بنیاد) کتاب ہیں۔ اور کچھ (آیتیں) متشابہ (گول گول جن کے معنی میں سے پہلو نکل سکتے ہیں)۔

(2) پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے۔

(3) وہ ان ہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں۔

(4) تاکہ فساد برپا کریں اور اس خیال سے کہ انہیں اپنے مطلب پر ڈھال لیں۔

(5) حالانکہ خدا اور ان لوگوں کے سوا جو علم میں بڑے پایہ پر فائز ہیں۔ ان کا اصلی مطلب کوئی نہیں جانتا''۔

ترجمہ علامہ مودودی صاحب:-

1۔ ''وہی خدا ہے۔ جس نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے۔ اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہیں۔ ایک محکمات جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔ اور دوسری متشابہات۔

2۔جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے۔

3،4۔وہ فتنہ کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔اوران کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

5۔حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔بخلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں''۔

قارئین کرام یہ ترجمے پڑھیں یا کوئی اور ترجمہ وتفسیر تلاش کریں۔آپ ہر جگہ یہ تصور دیکھیں گے کہ وہ لوگ جو فتنہ،فساد وگمراہی پھیلانے کے لئے قرآن کی آیات کو استعمال کرتے ہیں۔وہ قرآن سے ایسی آیات کو دلیل بنالیتے ہیں جو متشابہات ہیں۔اور متشابہات میں تاویل یا کتر بیونت کرکے اپنی غرض اور مقصد کو ثابت کرلیتے ہیں۔

ہم علما کے اس تصور اور مفہوم سے متفق نہیں ہیں۔**اس لئے کہ یہ تصور زیر بحث آیت میں ہے ہی نہیں**۔پھر اسلئے کہ اس تصور کو اختیار کرنے سے اللہ کے کلام میں دو نقص یا خامیاں بھی ماننا پڑتی ہیں۔حالانکہ ہم کلام اللہ میں کسی قسم کا نقص اور خامی نہیں مانتے۔

اول یہ نقص ماننا ہوگا کہ معاذ اللہ،اللہ نے جان بوجھ کر یا غلطی سے یا الفاظ وعربی قابلیت کی کمی کی وجہ سے ایسا کلام یا آیات قرآن میں بھیج دیں جو خود ہی مشکوک ومشتبہ اور گول گول،کئی کئی معنوں والی ہیں۔یا بقول علامہ مودودی جو اپنے معنی میں اشتباہ شبہ کی گنجائش پہلے ہی سے رکھتی ہیں۔اور قرآن میں اگر یہ خرابی واقعی موجود ہے؟ تو ہر گمراہ ہونے والا بےقصور ماننا پڑے گا۔اس لئے کہ اللہ نے خود گمراہی کا موقعہ قرآن کے اندر پیدا کردیا ہے۔اور یہی منشا تھا زیر بحث مذہبی رہنماؤں کا کہ گمراہی تو وہ خود پھیلائیں مگر نام ہو اللہ اور قرآن کا۔

دوسرے یہ نقص ماننا ہوگا کہ قرآن کی آیتوں کی کم ازکم دو قسمیں صحیح ہیں ۔ چنانچہ قرآن میں مذکور قرآن کو ٹکڑوں میں بانٹنے والے(15/90-91) بھی بےقصور تھے۔یعنی ہمارے علماء نے آیت کا منشا نہ سمجھ کر زیر بحث مذہبی راہنماؤں کے اس مقصد کو مِن وعَن پورا کردیا جو اس آیت میں بیان کیا گیا تھا۔اور قرآن کریم میں گمراہ کن آیات کا وجود مان کر ان کی تقسیم کو بھی حق بجانب ثابت کردیا ہے۔

ہمارا ترجمہ:۔

1۔وہ وہی ہستی ہے۔جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے۔اُس(مذکر) کتاب میں(مِنۡهُ) احکام والی آیات ہیں۔وہ(مؤنث) آیات(هُنَّ) اُس کتاب کی ماں(والدہ یا بنیاد) ہیں۔اور آخری(اُخَرُ) محکمات سے یا اپنی ماں سے مشابہ(ہم شکل وہم صورت وسیرت) آیات ہیں۔

2۔رہ گئے وہ لوگ جن کے دلوں میں کوئی غلط(مذکر) مقصد(زَیۡغٌ) جما ہوا ہے۔تو

3۔وہ لوگ اُس مطلب کی پیروی کرتے ہیں جو اُن کے غلط(مذکر) مقصد(زَیۡغٌ) کے مشابہ ہوجاتا ہے۔(مِنۡهُ)

4۔ تاکہ وہ اس غلط(مذکر) مقصد(زَیۡغٌ) کو آیات پر چسپاں کرکے فتنہ پھیلائیں۔(ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ)

5۔اور اس مذکر غلط مقصد(زَیۡغٌ) کی تفصیل ونشاندھی(تَاوِیۡلِهٖ) کرنا اللہ اور راسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡم کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

(مَایَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ.....الخ(3/7)

ہماری ترجمانی کا ثبوت

قارئین تو یہ نوٹ کریں کہ لفظ کتاب عربی زبان میں مذکر ہوتا ہے۔اسلئے یہ کہنے کیلئے کہ''اس کتاب میں''۔اللہ نے(مِنۡـهُ) فرمایا ہے۔یعنی کتاب کے لئے ضمیر مذکر واحد غائب(ہُ) استعمال کی ہے۔پھر یہ دیکھیں کہ لفظ (1) آیات۔ (2) محکمات اور(3) متشابہات تینوں مؤنث ہیں۔اس لئے ان کے لئے ضمیر جمع مؤنث غائب(هُنَّ) لائی گئی ہے۔

اب آپ کے سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے۔کہ اگر وہ فتنہ پرداز گروہ آیاتِ متشابہات کی اتباع کرتا تو قرآن میں آیت کے الفاظ اس طرح ہونا لازم تھے کہ:۔

(1)فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ۔آیات۔(2)فَیَتَّبِعُوۡنَ مَاتَشَابَهَ مِنۡهُنَّ

یعنی اگر وہ متشابہات کو استعمال کرتا یا یہاں متشابہات کا ذکر ہوتا تو لازم تھا کہ متشابہات کے لئے ضمیر جمع مونث غائب آتی۔اور مِنۡھُنَّ کہا جاتا۔

لیکن قرآن میں تو ضمیر مذکر واحد غائب (مِنۡهُ) کی استعمال ہوئی ہے۔یعنی وہ لوگ جس چیز کی اتباع کرتے ہیں۔وہ مونث نہیں بلکہ وہ مذکر ہے۔جسے ضمیر واحد مذکر غائب ''ہٗ''(مِنۡهُ) سے ظاہر کیا گیا ہے۔لہٰذا آپ کا فرض ہے کہ یہ پتہ لگائیں کہ آیت میں لفظ مِنۡهُ سے پہلے کون سا لفظ مذکر ہے؟ تاکہ اس ضمیر واحد مذکر غائب سے وہ مذکر لفظ سمجھا جائے۔پھر یہ دیکھئے کہ لفظ مَاتَشَابَهَ (جو مشابہ ہوتا ہے) بھی مونث کا صیغہ نہیں ہے۔بلکہ وہ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔لہٰذا نہ تو وہ چیز مؤنث ہے جس کی وہ گروہ اتباع کرتا ہے اور نہ ہی وہ چیز مؤنث ہے جو مشابہ ہے۔یعنی گمراہ کرنے والی چیز بھی مذکر ہے اور جو گمراہی میں مدد گار بنتا ہے وہ بھی مذکر ہے۔

لہٰذا وہ لفظ جو مذکر بھی ہے۔اور اُس فتنہ ساز گروہ کے دلوں میں ایک غلط مقصد و منصوبہ بن کر جما ہوا بھی ہے۔وہ ہے۔''زَیۡــــغٌ''۔اور جیسا کہ بیان ہوتا چلا آرہا ہے کہ زیرِ بحث دانشوارانِ قوم، قرآن کی معنوی تحریف و تبدیل کرتے چلے آئے تھے۔اس کی تدبیر و طریقہ اللہ نے یہ بتایا کہ اس جماعت کے ماہرین قرآن کی آیات کو پڑھتے وقت اُس منصوبے یا زیغ کو قرآن سے مطابق کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔اور جہاں کہیں ان کو ایسا مطلب نظر آتا ہے۔جو اُس زیغ سے متشابہت رکھتا ہو۔تو وہ اس زیغ کو قرآن کی سند سے اختیار کرنے اور اس زیغ کی اتباع کرنے کا حکم دے دیتے ہیں۔

اس بیان سے واضح ہوا کہ علماء نے محض مذکر و مونث کی ضمیروں کو نظر انداز کر دینے سے یہ غلطی کی ہے۔اور اس طرح مسلمان گروہ کی تائید میں قرآن کو عضین بنانے اور گمراہ کن اجزاء میں تقسیم کرنے میں مددگار بن گئے اور ساری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ قرآن میں ایسی آیات کی کثرت موجود ہے:۔

جن میں (1) جن کی زبان بالکل صاف نہیں ہے۔(2) جن کا مفہوم متعین کرنے میں اشتباہ کی گنجائش ہے۔(3) جن کے الفاظ معنی اور مدعا پر صاف وصریح دلالت نہیں کرتے۔(4) جنہیں تاویلات کا تختہ مشق بنانے کا موقعہ آسانی سے مل جاتا ہے۔(5) یہ آیات نزولِ قرآن کی غرض پورا نہیں کرتیں۔(6) اُن میں اِسلام کی طرف دعوت نہیں دی گئی ہے۔(7) اُن میں عبرت و نصیحت کی باتیں نہیں ہیں۔(8) اُن میں گمراہی کی تردید اور راہ راست کی توضیح نہیں ہے۔(9) اُن میں دین کے بنیادی اصول نہیں ہیں۔(10) اُن میں عقائد و عبادات و اخلاق و فرائض اور امر و نہی کے احکام بھی نہیں ہوتے (تفہیم القرآن جلد اوّل صفحہ 234)

یہ دس باتیں علامہ نے آیاتِ محکمات میں ثابت کی ہیں۔لہٰذا ہم نے ان کو الٹ کر آیات متشابہات کے لئے لکھ دیا ہے۔چونکہ اُن کے نزدیک آیات متشابہات آیات محکمات کے مقابلہ میں بڑی خطرناک ہیں۔اس لئے کہ وہ:۔

۔''ایسی آیات ہیں کہ جن کے مفہوم کو متعیّن کرنے کی جتنی زیادہ کوشش کی جائے گی۔اتنے ہی زیادہ اشتباہات یعنی شکوک و شبھات و احتمالات سے سابقہ پیش آئے گا۔حتیٰ کہ انسان حقیقت سے قریب تر ہونے کے بجائے اور زیادہ دور ہوتا چلا جائے گا۔پس جو لوگ طالب حق نہیں اور ذوقِ فضول رکھتے ہیں۔وہ متشابہات کے دھندلے تصور پر قناعت نہیں کرتے۔اور جو لوگ ابوالفضول اور فتنہ جو ہوتے ہیں۔ان کے لئے آیات متشابہات بحث و تنقیب کا اچھا مشغلہ فراہم کرتی ہیں''۔ (تفہیم القرآن صفحہ 235-234)

یعنی اللہ کا یہ حکم کہ قرآن میں تدبّر و تفکّر کیا کرو اور عقل سے قرآن میں خوب غور و خوض کیا کرو (سورہ محمدؐ 47/24) بھی خطرناک حکم ہے۔جب تک متشابہات کا وجود قرآن میں موجود ہے۔اور ان میں تدبّر و تعقّل کی ممانعت اور تخصیص نہ آجائے۔بہرحال قارئین متشابہات کے متعلق جس قدر تحقیق و تصدیق کریں گے۔ان کا اسی قدر ہماری بات پر یقین بڑھتا جائے گا۔

سارا قرآن اور قرآن کی ہر آیت متشابہ اور محکم ہے

یہاں ہم باقاعدہ مندرجہ بالا تصور کا باطل ہونا ثابت کریں گے اور دکھائیں گے حقیقتاً قرآن سر سے پیر تک محکم و متشابہ ہے۔

درج ذیل آیات میں میں لفظ متشابھاً استعمال ہوا ہے۔اور تمام شیعہ سنی مترجمین و مفسرین نے صرف ایک ہی اور صحیح معنی کئے ہیں۔

۔"قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْابِہٖ مُتَشَابِھًا "۔ (بقر 2/25)

۔"کہیں گے یہ تو وہی پھل ہیں جو ہمیں اس سے پہلے دنیا میں بطور رزق دیئے جایا کرتے تھے۔اور انہیں ملتے جلتے مشابہ پھل دیئے جائیں گے"۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰباً مُّتَشَابِھًا ....الخ (سورہ زمر 39/23)

۔"اللہ نے بہترین حدیث نازل فرمائی جو ایک ہم آہنگ و ہم شکل و مکرّر کتاب ہے"۔

قارئین نوٹ فرمائیں کہ ان آیات میں وہی الفاظ آئے ہیں۔فرق صرف اس قدر ہے کہ لفظ "متشابہات" اسم فاعل جمع مؤنث تھا اور لفظ "متشابھاً" اسم فاعل واحد مذکر ہے۔تو سوچیئے کہ مؤنث اور مذکر کے فرق سے معنی میں یہ ابلیسی گنجائشیں کہاں سے داخل ہو گئیں؟۔

چاہئے تو یہ تھا کہ مترجمین نام نہاد دیانت اور اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے اور یہاں بھی متشابہات (3/7) کے معنی (1) گول گول (2) مشکوک و مشتبہ (3) مبہم (4) نا قابل فہم (5) مافوق الفطرت بیانات، اختیار کرتے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نہ صرف احسن الحدیث فرماتا ہے، متشابہ کتاب قرار دیتا ہے بلکہ اسے کتاب محکم بھی فرماتا ہے۔قرآن کی کوئی آیت یا لفظ گمراہ کن نہیں ہوسکتا۔

الٓرٰ۔ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍO

(سورہ ھود 11/1)

۔"یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی آیات کو حکیم و خبیر نے پہلے محکم کیا اور پھر مفصل کرکے بھیجا ہے"۔

فَاِذَا اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ وَّذُکِرَ فِیْھَا الْقِتَالُ رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْہِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰی لَھُمْO (سورہ محمدؐ 47/20)

۔"چنانچہ جب کوئی بھی محکم سورہ نازل ہوتی ہے اور اس میں دشمنانِ اسلام سے جنگ کرنے کا ذکر آجاتا ہے۔تو آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے دلوں میں مرض قومی جما ہوا ہے۔کہ اس ذکر کو سنتے ہوئے قومی خطرہ کی بنا پر وہ تمہیں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ان پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو۔چنانچہ ان پر جنگ کے لئے اَوْلیٰ مُسلّط ہو کر رہے گا"۔

لہذا یاد رکھیں کہ ہر وہ حکم یا حدیث متشابہات میں داخل ہے جو کسی اور حکم یا آیت یا حدیث کی تفصیل و وضاحت بیان کرے اور اپنی شکل و صورت و بیان سے اس حکم یا آیت یا حدیث کو شناخت کرنے میں مددگار ہو۔جس کی وہ تفصیل وضاحت کرتی ہے جسے محکم یا محکمات کہا جائے گا۔

مثال کے طور پر حضرت آدم علیہ السلام وہ محکم بنیاد (اُمٌّ) ہیں جس کی تفصیل پوری نوع انسان ہے۔ہر انسان حضرت آدمؑ سے مشابہ و ہم شکل ہے اور اپنی صورت و شکل سے حضرت آدمؑ کا پتہ دیتا ہے۔اسی طرح گیہوں وہ بنیاد ہے جس سے آٹا، روٹی، میدہ، سویاں اور بیسیوں چیزیں بنتی چلی جاتی ہیں۔جو کہ گندم ہی کی تفصیلات اور متشابہات ہیں۔

ماخوذ:۔

ا۔تعبیر القرآن، 2۔نظامِ ہدایت و تقلید، 3۔اسلام اور علمائے اسلام

تصانیف: الفقیہ الحکیم السید محمد احسن زیدی مجتہد

ڈاکٹر آف ریلیجنز اینڈ سائنس